جومسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (34)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

☆ مقیم مسافر کب بنتا ہے؟ ☆ پیپر میرج ☆ تراویح کے بعد دعاء
☆ سحر و افطار کے وقت سائرن بجانا ☆ ختم قرآن پر مٹھائی تقسیم کرنا
☆ تین طلاقوں کے بعد صلح ☆ سجدۂ سہو تشہد کے بعد کرے یا دعاء کے بعد؟
☆ بارش کے وقت اذان دینا ☆ نیندر/نیوتہ کی شرعی حیثیت
☆ بدعقیدہ لوگوں کے چندہ سے لی گئی صفوں پر نماز پڑھنا
☆ نقل کرنا حرام ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقیم مسافر کب بنتا ہے؟

سوال: اگر ایک آدمی 48 میل سے زیادہ پر سفر کی نیت سے نکلا ہے تو جب وہ آبادی سے نکل جائے گا تو مسافر کی حیثیت سے قصر نماز شروع کر دے گا یا پھر 48 میل سفر کر لینے کے بعد مسافر بنے گا۔ بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ آبادی سے نکلتے ہی مسافر بن جائے گا۔ برائے مہربانی الجھن دور فرمائیں۔ (ایک سائل)

جواب: 48 میل کے سفر کی نیت کر کے شہر کی آبادی اور حدود سے نکلتے ہی مسافر بن جائے گا اور راستے کی نمازوں میں بھی قصر کرے گا۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار: 2/121)

پیپر میرج:

سوال: بعض لوگ دوسرے ملک جا کر وہاں کی نیشنلٹی حاصل کرنے کے لیے پیپر میرج کر لیتے ہیں، اس کی کیا حیثیت ہے؟ (ایک سائل)

جواب: یہ صریح دھوکہ ہے، ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں۔

تراویح کے بعد دعاء:

سوال: بدعاتِ رمضان میں مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعاء کو بدعت بتایا ہے جبکہ بعض حضرات مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کی نماز حنفی کے حوالے سے اجتماعی دعا کراتے ہیں۔ ہماری مسجد میں بھی تراویح کی بیس رکعت مکمل ہو جانے کے بعد اجتماعی دعا کرائی جاتی ہے۔ اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ نیز اس دعاء میں شامل ہونا یا اس دوران ہاتھ اٹھا کر اپنی انفرادی دعا مانگنا کیسا ہے؟ (محمد عبداللہ۔ فیصل آباد)

جواب: تراویح کے ختم پر انفرادی دعا مانگنا درست ہے، امام کے ساتھ دعا میں شامل ہونے کی بھی گنجائش ہے، البتہ امام کو چاہیے کہ اس وقت اجتماعی دعا کا التزام کرنے سے بچے تاکہ لوگ اس کو فرض، واجب یا سنت یا نماز کا حصہ نہ سمجھنے لگیں اور اگر لوگ اس کو لازم سمجھنے لگیں اور اس کے تارک پر ملامت کریں تو التزام کی وجہ سے یہ عمل بدعت کہلائے گا۔

حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں کے اقوال میں یہ تطبیق ہوسکتی ہے کہ حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول اس صورت سے متعلق ہے جب لوگ اس کو لازم سمجھنے لگیں اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول اس صورت سے متعلق ہے جب لوگ اس کو لازم نہ سمجھیں اور اس کے تارک پر ملامت بھی نہ کریں۔

سحر و افطار کے وقت سائرن بجانا:

سوال: ہمارے علاقے میں سحری اور افطاری کے وقت بعض مساجد کے لاؤڈ اسپیکر پر سائرن بجایا جاتا ہے، اس علاقے میں سرکاری سائرن کا انتظام نہیں ہے۔ ہماری مسجد میں بھی اس کا انتظام تھا۔ بعض ساتھیوں نے اعتراض کیا کہ سائرن غیر مسلم عبادت گاہوں میں بجائے جاتے ہیں۔ اب ہماری مسجد والے سائرن نہیں بجاتے۔ صرف اعلان کرتے ہیں۔ کیا واقعی ان حضرات کا مؤقف درست ہے، جبکہ سائرن سحری اور افطاری کے علاوہ نہیں بجایا جاتا۔ (محمد عبداللہ ۔ فیصل آباد)

جواب: سحری اور افطاری کے لیے ایسا سائرن بجانا جس میں غیر مسلموں کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائز ہے، عموماً مساجد میں جو سائرن بجایا جاتا ہے وہ غیر مسلموں کی بجائی جانے والی گھنٹیوں وغیرہ کے مشابہ نہیں ہوتا، تاہم افطاری کے وقت مغرب کی اذان سے اور سحری کے وقت اعلان کر دینے سے اگر متعلقہ اہل محلّہ سب تک آواز پہنچ جاتی ہو تو اس پر اکتفاء کیا جاسکتا ہے، پھر سائرن کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ختم قرآن پر مٹھائی تقسیم کرنا:

سوال: تطہیر رمضان اور بدعاتِ رمضان میں ختم قرآن پر مٹھائی تقسیم کرنا بدعت لکھا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کے ختم پر مٹھائی تقسیم فرمائی تھی۔ نیز وہ حضرات مٹھائی کے لیے الگ چندہ کرتے ہیں اور مسجد کا اسپیکر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے طرزِ عمل پر شرعی رائے تحریر فرمائیں۔ (محمد عبداللہ۔ فیصل آباد)

جواب: ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنے کے لیے چندہ کرنے میں عام طور پر لوگوں کی دلی رضا مندی کا خیال نہیں رکھا جاتا اور چندہ نہ دینے کو برا خیال کیا جاتا ہے، اس لیے چندہ کرکے مٹھائی تقسیم کرنا درست نہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص انفرادی طور پر اپنی خوشی سے مٹھائی تقسیم کرے اور اس کو مسنون و لازم نہ سمجھے تو اس کی فی نفسہٖ گنجائش ہے، بشرطیکہ مسجد کے تقدس اور آداب کا پورا خیال رکھا جائے۔ آج کل یہ پختہ رسم بن گئی ہے، اس پر اصرار اور اس کا التزام ہونے لگا ہے، بہت سے لوگ شرما شرمی میں دلی رضا مندی کے بغیر چندہ دیتے ہیں جس کا استعمال حرام ہے، ایسی صورت میں اس سے اجتناب لازم ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ بقرہ کے ختم پر مٹھائی تقسیم نہیں کی تھی بلکہ اونٹ ذبح کیا تھا، مگر ایک تو یہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے، دوسرے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خالص اپنے مال سے اظہار تشکر و مسرت کے لیے ایسا کیا تھا، اس سے ہمیشہ ختم قرآن کے موقع پر چندہ کرکے مٹھائی تقسیم کرنے کے جواز پر استدلال درست نہیں۔

تین طلاقوں کے بعد صلح:

سوال: میری بیوی کے بھائی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں لکھ کر بھیج دیں، تقریباً پانچ ماہ کے بعد اپنی بیوی سے صلح کرلی، وہ اس طرح اہل حدیث بن گئے۔ گھر والوں نے خود ہی دوبارہ نکاح پڑھایا، پوچھنا یہ ہے

کہ جنھوں نے نکاح پڑھایا اور جن کی رائے ساتھ تھی اور جن کا نکاح ہوا ہے ان سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟ میری بیوی اپنے میکے اپنی والدہ بھائیوں کو ملنے جائے تو وہاں کھانا پینا کیسا ہے؟ کیونکہ جو بڑے بھائی اہل حدیث بن گئے وہ ساتھ اکٹھا کھانا پکاتے ہیں اور اکٹھے رہتے ہیں، اپنی والدہ کو کس طرح سے مل سکتی ہیں اور کیا ان کا نکاح ٹھیک ہے؟ (ایک سائل ۔ لیہ)

جواب: تین طلاقیں دینے کی صورت میں جمہور صحابہ وتابعین، چاروں ائمہ یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس پر اجماع ہے کہ عورت شوہر پر حرمتِ مغلظہ کے ساتھ حرام ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ نکاح جائز نہیں۔ کسی فرقے کے کسی عالم کے فتویٰ کا سہارا لے کر دونوں کا ایک ساتھ رہنا ہرگز جائز نہیں۔ دونوں پر لازم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جب تک وہ الگ نہ ہوں ان سے بیزاری کا اظہار کریں اور ان سے میل جول کے خصوصی تعلقات نہ رکھیں۔ جو رشتہ داران کے اس عمل پر راضی ہوں ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ کریں۔ والدہ کو بھی سمجھایا جائے کہ اس بیٹے سے تعلق نہ رکھیں، تاوقتیکہ وہ شریعت کے حکم پر عمل پیرا نہ ہو جائے۔ اگر وہ بیزاری و ناراضی کا اظہار کر دیتی ہیں تو پھر والدہ سے ملنے چلی جایا کریں اور کبھی والدہ کو اپنے پاس بلا لیا کریں، مشترک کھانا کھانے سے حتی الامکان احتراز کریں۔

سجدۂ سہو تشہد کے بعد کرے یا دعاء کے بعد؟

سوال: نماز میں جب سجدۂ سہو ضروری ہو تو التحیات پڑھ کر سلام پھیر کر دو سجدے کرے یا دعا پڑھ کر سلام پھیر کر دو سجدے کرے؟ بندہ عرصۂ دراز سے پوری دعاء پڑھنے کے بعد سجدۂ سہو کرتا رہا ہے۔ اگر التحیات پڑھ کر سجدہ کرنا چاہیے تو جو نمازیں پوری دعاء کے بعد سجدہ کر کے پڑھی گئی ہیں وہ صحیح ہو گئی ہیں یا نہیں؟ اگر ہو گئیں تو فبہا اور اگر نہیں تو کیا ان کا اعادہ کرنا ہوگا؟ جبکہ ان کی تعداد بھی شمار میں اب نہیں آسکتی۔ (ایک سائل)

جواب: دونوں طریقے درست ہیں، البتہ احتیاط اسی میں ہے کہ درود ودعاء کے بعد سجدۂ سہو کرے اور پھر سجدۂ سہو کے بعد والے قعدے میں بھی التحیات کے بعد درود ودعاء پڑھے۔ ماشاء اللہ آپ نے اب تک احتیاطی قول پر عمل کیا ہے، آیندہ بھی اس پر عمل جاری رکھ سکتے ہیں۔ (عالمگیریہ: 1/ 125)

بارش کے وقت اذان دینا:

سوال: بعض مرتبہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب بارشیں زیادہ ہوتی ہیں تو لوگ اذان دینا شروع کر دیتے ہیں، تاکہ بارش رک جائے۔ کیا یہ طریقہ شریعت کی رو سے جائز ہے؟ (محمد سلیم اختر۔ ملتان)

جواب: نماز کے علاوہ جن مواقع پر فقہاء نے اذان کو مستحب لکھا ہے ان میں یہ موقع نہیں، اس لیے اس وقت اذان دینا درست نہیں، البتہ انفرادی طور پر نماز اس وقت مستحب ہے۔ (درمختار: 2/ 183)

نیندر/ نیوتہ کی شرعی حیثیت:

سوال: ایک مرتبہ ایک عالم دین کے لڑکے کی شادی کے ولیمہ میں جانا ہوا، وہ عالم صاحب رجسٹر ہاتھ میں لیے دروازے پر کرسی بچھا کر بیٹھ گئے، اب جو لوگ بھی ولیمہ کی دعوت میں آئے تھے سمجھ گئے کہ یہ نیندر لینے کے لیے بیٹھے ہیں، لہٰذا لوگ کھانے سے فارغ ہو کر گزرتے ہوئے پیسے دینے لگے، کسی نے کھلم کھلا پیسے دیے تو کسی نے لفافے میں بند کر کے دیے، کیا اس طرح نیندر لینا جائز ہے، کیونکہ دینے والے کی نیت کا دینے والے کو پتہ یا پھر اللہ تعالیٰ کو پتہ، ویسے ولیمہ کے کھانے کے بعد لوگ رواج سے مجبور ہو کر دیتے ہیں۔ ایک سو روپیہ میں نے بھی دیا تھا، میں نے تو دل میں سوچا تھا کہ پچاس روپے کا کھانا میں نے کھا لیا ہو گا پھر بھی پچاس روپے کا مجھے نقصان ہوا ہے اور بعض مرتبہ تو میں نے خود سنا ہے کہ کسی کو شادی کا کارڈ آئے تو وہ کہتے ہیں: دو سو روپے کا خرچہ آ گیا ہے، دل تو میرا نہیں کرتا جانے کو، لیکن کیا کریں سلام دعاء بھی ہے، جانا تو پڑے گا، چلو چلے جائیں گے۔ آپ فرمائیں کہ کیا ایک عالم دین کو یہ بات زیب

دیتی ہے کہ وہ لوگوں سے ولیمہ کی نیندر وصول کرے؟ (محمد سلیم اختر ۔ ملتان)

جواب: نیوتا (نیندر) اپنی اصل کے اعتبار سے عطیہ واحسان تھا۔مگر اب رواج کی وجہ سے دینالازمی ہوگیا ہے، دینے والے عرف ورواج کی وجہ سے مجبور ہوکر دیتے ہیں اور گنجائش ہو یا نہ ہو بہرصورت اس کا انتظام کرتے ہیں اور لینے والے بھی اس کو اپنا حق واجب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس کو باقاعدہ رجسٹروں میں لکھا اور محفوظ کیا جاتا ہے اور اسی حساب سے یا اس پر کچھ اضافہ کرکے اسے لوٹایا جاتا ہے۔اس طرح سے لینا دینا شریعت میں حرام ہے اور یہ خالصۃً قرض ہے اور اضافہ کرکے دینا سود ہے۔(ردالمختار:5 /696)
ہاں اس خوشی اور مسرت کے موقع پر اگر کوئی شخص اخلاص ومحبت سے ہدیہ دے، بدلے کی نیت بالکل نہ ہو، تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں، تاہم اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ یہ ہدیہ کسی دوسرے موقع پر دیا جائے، خاص اس موقع پر نہ دیا جائے، تاکہ نیوتا کی رسم کی تائید نہ ہو۔

بدعقیدہ لوگوں کے چندہ سے لی گئی صفوں پر نماز پڑھنا:

سوال: ایک شخص مسجد کا متولی ہے وہ مشرک اور بدعقیدہ لوگوں سے چندہ وصول کرتا ہے اور یہ لوگ اگر اس کو کھانے کی کوئی چیز دیں تو کھا بھی لیتا ہے، اب بعض نمازی یہ گمان کرتے ہیں بلکہ غالب گمان ہے کہ وہ ان پیسوں سے مسجد کی صفیں بھی خریدتا ہوگا، پوچھنا آپ سے یہ ہے کہ کیا ایسی صفوں پر نماز پڑھنے سے نماز پر حرف آئے گا یا نہیں؟ اب نمازی اپنے آگے کپڑا اچھائے یا نہیں؟ نمازی کسی اور مسجد میں جائے یا یہیں نماز پڑھے؟ یہ مسئلہ اس مسجد کا نہیں ہے بلکہ ملک کے اندر اور بھی کئی مساجد ہوں گی جن کے متولی صاحبان جان بوجھ کر مسجد کے لیے ایسے لوگوں سے پیسے لیتے ہیں۔ (محمد سلیم اختر ۔ ملتان)

جواب: ان پیسوں سے خریدی گئی صفوں پر نماز پڑھنے سے نماز درست ہوجائے گی، صفوں پر کپڑا اچھانے کی ضرورت نہیں۔ واضح رہے کہ کسی کو کافر یا مشرک قرار دینا سنگین اور نازک مسئلہ ہے، جب تک کسی کے

عقائد کی پوری تفصیل معلوم نہ ہو اس پر فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا۔ تاہم حقیقی کافر اور مشرک سے چندہ لینے کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر مشرک اپنے مذہب کی رو سے بنیتِ ثواب چندہ دیتا ہو اور اس سے چندہ قبول کرنے میں یہ احتمال نہ ہو کہ وہ مسلمانوں پر احسان جتا کر ان کے مذہبی شعائر میں شرکت یا مسلمان ان کی خاطر اپنے شعائر میں مداہنت کرنے لگیں گے تو اس سے چندہ لینا بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار: 4/341)

نقل کرنا حرام ہے:

سوال: آج کل نقل کی وبا عام ہے، ہر امتحان میں تقریباً بچے نقل کرتے ہیں۔ اب اس کے بارے میں چند سوالات کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

1) بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج کل نقل کرنے کی گنجائش ہے۔ کیونکہ آج کل میرٹ کا زمانہ ہے اور اس میں ایک نالائق بچہ نقل کر کے اپنا میرٹ بڑھا دیتا ہے اور ایک عہدے پر جو آپ کا حق تھا فائز ہو جاتا ہے۔ لہٰذا آپ نقل مار کر اپنا حق وصول کر سکتے ہیں۔

اسی طرح بعض اسکولوں کے مالکان بھی کہتے ہیں کہ اگر ہمارے بچوں کو ممتحن نقل نہ کرنے دے تو وہ اسکول جس کے بچے کمزور ہیں اور انہوں نے ممتحن کو رقم دے کر اپنے بچوں کو نقل کروائی ہے تو اب ان بچوں کے نمبر زیادہ آئیں گے اور لوگ اپنے بچوں کو ایسے اسکول میں داخل کروا دیتے ہیں کیونکہ والدین بچوں کے نمبروں کو دیکھتے ہیں نہ کہ قابلیت کو۔

2) بعض دفعہ ممتحن خود موقع دیتے ہیں تو اب کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ قابل بچے رات بھر سبق پڑھتے ہیں اور صبح ممتحن نقل کروا کر نالائق بچوں کے نمبر بڑھا دیتے ہیں۔ اس طرح پی ٹی سی اور سی ٹی میں یہ بچے اپنا میرٹ بڑھا کر پہلے نمبر پر آ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ممتحن ایک گھنٹہ کے لیے کمرۂ امتحان سے نکل جاتے

ہیں اور بچے کتابوں سے پرچے حل کرتے ہیں۔بعض دفعہ ممتحن کسی بچے سے کہتے ہیں کہ آپ دوسرے بچے کو پرچہ حل کروائیں یا پرچہ اسے بتائیں تو اب اس بچے کو کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ حکم نہ ماننے کی صورت میں ممتحن ناراض ہوکر اس کو کوئی بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

3) بعض لوگ کہتے ہیں کہ پرچہ کے دوران کاغذ سے لکھنا نقل ہے، جبکہ کسی سے پوچھنا نقل نہیں بلکہ یاددہانی ہے۔ پی ٹی سی، سی ٹی یا بی ایڈ میں سوالات طویل ہونے کی وجہ سے بہت سی سرخیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔اب بچے اپنے ساتھ یہ سرخیاں لے جاتے ہیں یا کتابوں سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نقل نہیں بلکہ یاددہانی ہے۔ مجھے میرے ایک دوست نے کہا کہ مجھے ممتحن نے کہا کہ یہ نقل نہیں بلکہ یاد دہانی ہے اور یہ آپ کسی ممتحن سے بھی پوچھ سکتے ہیں، کیا یہ بات صحیح ہے؟

4) نقل پر ملنے والی تنخواہ کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ بعض کہتے ہیں کہ تنخواہ جائز ہے لیکن نقل کا گناہ ہوگا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں تنخواہ بھی حرام ہے کیونکہ یہ کسی اور کا حق تھا، لیکن آپ نے ناجائز طریقے اختیار کرکے اس سے یہ عہدہ لیا۔

5) نقل کی شرعی حیثیت کیا ہے، یعنی اس کی نوعیت کیا ہے؟ گناہِ کبیرہ یا صغیرہ۔

6) اس کی معافی کی صورت کیا ہے؟ صرف توبہ سے اس کا گناہ معاف ہوجائے گا یا اس میں حقوق العباد کی حق تلفی بھی ہے اور ان سے بھی معافی مانگنا پڑے گی۔

7) ممتحن کو جو کھانا یا تحفے تحائف دیے جاتے ہیں، لینے اور دینے والوں کے لیے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

8) بعض ممتحن کہتے ہیں کہ یہ ہماری مجبوری ہے کیونکہ جب آپ کے سارے دوست کسی کے ہاں کھانے پر جائیں تو اب میں اکیلا اسکول میں کھانے کا بندوبست کس طرح کروں گا؟ اور دوسری بات یہ

کہ بعض جگہوں پر والدین بچوں اور گاؤں والوں کی طرف سے ردِ عمل کا خوف ہوتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ کبھی کبھار بورڈ کا عملہ بھی بعض نام دے دیتے ہیں کہ ان بچوں کا خیال رکھنا، اب ہم کیا کریں گے؟ (رحمت اللہ ۔ کرک)

جواب: 1، 2، 3) امتحان کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ امتحان دینے والا اپنے دماغ، حافظے اور صلاحیت سے سوالات کا جواب لکھے، لہٰذا امتحان میں نقل کرنا ہرگز جائز نہیں، چاہے پوچھ کر ہو یا لکھا ہوا دیکھ کر۔ سوال میں اس کے لیے جتنے اعذار ذکر کیے گئے ہیں، شرعاً ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو نگران نقل میں طلبہ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں وہ سب اپنی ذمہ داری میں خیانت کے مرتکب اور گناہ گار ہیں۔

اگر دوسرے کا پرچہ حل نہ کروانے کی صورت میں نگرانوں سے ضرر پہنچنے کا ظن غالب ہو، محض احتمال نہ ہو تو آپ کے لیے اس کی گنجائش ہے کہ آپ غلط جوابات دے کر جان چھڑائیں۔ نگران کا آپ کو اس پر مجبور کرنا اور دوسرے طالب علم کا آپ سے تعاون لینا سخت گناہ ہے۔

4) اگر ملازم میں ذمہ لگایا گیا کام انجام دینے کی پوری صلاحیت موجود ہے تو کام پر ملنے والی تنخواہ حرام نہیں، البتہ اس نقل کرنے اور ملازمت کے حصول کے لیے جو ناجائز طریقے اختیار کیے گئے ہیں ان سب کا گناہ ہوگا۔

5) گناہِ کبیرہ ہے۔

6) سچی توبہ سے گناہ معاف ہو جائے گا۔

7) اس مقصد کے لیے نگرانوں کو کچھ دینا یہ رشوت ہے جس کا لینا اور دینا گناہ ہے۔

8) یہ سب فضول عذر ہیں، اس طرح کے بہانوں سے حرام حلال نہیں ہوتا، اخلاص کے ساتھ دین پر عمل کرنے کا ارادہ اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہو تو اس سے بچنا کچھ مشکل نہیں۔

پیشکش: ابوزبیر [www_alkalam_pk@yahoo.com]